© rasailojaraid.com

فتاوی

سوال:- مسجد کی زمین وقف میں نیچے کے درجہ میں دکانیں برائے کرایہ اور پاخانہ و غسل خانہ بنانا اوران کے اوپر مسجد بنانا درست ہے یا نہیں۔ اور زمانہ خیر القرون میں جو مسجدیں تھیں ان میں غسل خانے و پاخانے ہوتے تھے یا نہیں؟ موجودہ زمانہ میں جو مسجد حرام بیت اللہ یا مسجد نبوی ہے ان میں غسل خانہ و پاخانہ خارج مسجد ہیں۔ بعض علماء اس کو منع کرتے ہیں کہ جو زمین مسجد کے لئے خریدی گئی اس میں دکانیں برائے کرایہ و پاخانہ و غسل خانہ نہ بنانا چاہیے، بلکہ یہ چیزیں خارج مسجد ہونا چاہئیں، آیا ان مولوی صاحب کا یہ کہنا ٹھیک ہے یا نہیں اور مسجد کے نیچے کا درجہ مسجد کے حکم میں ہے یا نہیں؟

عبدالمالک، کھنڈیلہ، جے پور

جواب:- مسجد کے لئے خریدی ہوئی زمین میں اس کے مصالح کے لئے تہ خانہ بنانا کہ اس میں مسجد کا سامان رکھا جائے یا مسجد کے نیچے دکانیں بنوا کر مسجد پر وقف کر دینا کہ ان کی آمدنی سے مسجد کے اخراجات پورے ہوتے رہیں اور تہ خانہ و دکاکین موقوفہ کے اوپر مسجد تعمیر کرانا جائز ہے۔ دونوں صورتوں میں مسجد کے نیچے کا یہ حصہ (تہ خانہ و دکاکین) مسجد سے خارج لیکن مسجد پر وقف ہیں اس لئے ایسا کرنے سے مسجد کی مسجدیت میں خلل نہیں واقع ہوگا۔ جس طرح مسجد کے لئے خریدی ہوئی کشادہ زمین میں نماز پڑھنے کے لئے مخصوص و متعین بقعہ سے الگ لیکن مسجد کی موقوفہ زمین کے اندر کنواں، جائے وضو، پیشاب خانہ، غسل خانہ، مسجد کا سامان رکھنے کے لئے حجرہ بنا دیا جاتا ہے اور اس سے مسجد کی مسجدیت میں کوئی خلل نہیں ہوتا اور اس کے جواز میں کسی کو شبہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ چیزیں مصالح مسجد سے ہیں اور دستور کے مطابق زمین خریدتے ہی کے وقت بانی مسجد کے ذہن میں یہ تمام ضروریات ہوتی ہیں۔

مسجد کا زیریں حصہ جس میں تہ خانہ یا دکاکین وغیرہ ہوں نہ مسجد ہے نہ فناء مسجد بلکہ مسجد سے خارج اور اس پر وقف ہے اور مسجد و فناء مسجد اور چیز ہے اور شئی خارج من المسجد لیکن موقوف علی المسجد دوسری چیز ہے۔

زمانہ خیر القرون میں مساجد کے ساتھ غسل خانے پیشاب خانے اور دکاکین ہوتی تھیں یا نہیں اس بارے میں کوئی روایت نظر سے نہیں گذری جواز پر حسب ذیل واقعوں سے استدلال کیا جا سکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے عین مسجد نبوی میں دو حبشی عورتوں کے خیمے نصب تھے ایک ان کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو مسجد میں جھاڑو دیتی تھیں دوسرا اُن کا جن پر اُن کے کفر کی حالت میں کافروں نے ہار کے سرقہ کی جھوٹی تہمت لگائی تھی۔

ونیز ایک غفاری عورت کا خیمہ بھی تھا جو مریضوں کا علاج اور مجروحین کی مرہم پٹی کرتی تھیں یہ خیمے اگرچہ ہمیشہ کے لئے نہ تھے ان عورتوں کی وفات کے بعد ہٹا لئے گئے ہوں گے لیکن مسجد کے اندر ان کے فی الجملہ وجود سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نصب وبقا سے مسجد کی مسجدیت میں خلل نہیں واقع ہوا۔

سوال

حضرت مولانا مبارکپوری ؒ باب ماجاء ان بین المشرق والمغرب قبلۃ میں جو قول ابن المبارک کا ہے اس پر کچھ نہیں لکھتے حالانکہ یہ مقام حل طلب تھا۔ وقال ابن المبارك ما بين المشرق والمغرب قبلة هذا لاهل المشرق واختار عبد الله بن المبارك التياسر لاهل مرو۔ اہل مشرق سے کون مراد ہیں؟ اور مشرقی جانب مکہ کی مراد ہے یا مدینہ کی؟ اگر مدینہ کی مراد ہے تو اس سے مراد اہل عراق ہیں وہ مدینہ سے مشرقی جانب میں ہیں اور اگر مرو جانب شرق ہے تو پھر تیاسر یعنی شمالی جانب کس کے لحاظ سے ہے مدینہ سے یا مکہ سے مولانا مرحوم نے اس پر کچھ تسلی بخش نہیں لکھا اور جو لکھا ہے وہ ایک اس مقام سے اجنبی ہے اور پھر شرق بھی دو جہت رکھتا ہے شرق شتائی وشرق صیفی۔ اہل مرو کا قبلہ شرق شتائی میں ہے یا شرق صیفی میں؟ مدینہ سے کس جہت میں ہے؟ اہل مدینہ کا قبلہ تو جنوب میں ہے اور مدینہ مکہ سے جہت شمال میں ہے اگر اہل مرو جہت شمال میں مکے سے ہیں تو پھر ان کا قبلہ جہت شرق میں کیوں ہے؟ میرے نزدیک اہل مرو ایک گوشہ میں مشرقی جانب سے متصل رہتے ہیں اس لئے ان کا قبلہ ترچھا ما بین مشرق وجنوب مدینہ سے شمال رویہ واقع ہے؟ آپ اپنی تحقیق سے مطلع فرمائیں۔

عبد الجبار از جے پور

الجواب:۔ اعلم انه ليس المراد بالمشرق فی قول عبد الله بن المبارك المروزی "ما بين المشرق والمغرب قبلة هذا لاهل المشرق" او فی قول ابن عمر رضی الله عنه "اذا جعلت المغرب عن يمينك والمشرق عن يسارك فما بينهما قبلة لاهل المشرق" اخرجه ابن ابی شيبة مشرق العالم كله ومشرق الارض كلها فان قبلة من كان بالمشرق الى اقصى الارض المعمورة انما هی بالمغرب لا ما بين المشرق والمغرب فان مكة بينه وبين المغرب كما لا يخفى بل المراد بالمشرق على ما قال العلامة الشوكانی هی بلاد مخصوصة يطلق عليها اسم المشرق كالعراق مثلا فان قبلتهم ايضا بين المشرق والمغرب وقد ورد مقيدا بذلك فی بعض طرق حديث ابی هريرة ما بين المشرق والمغرب قبلة لاهل العراق رواه البيهقی فی الخلافيات انتهى وسنوضح ذلك بما ينكشف الغطاء عن قولهما ويتضح لك المراد فانتظر **قلت** وقد ورد اطلاق المشرق على العراق وما جاوره من البلاد فی حديث ابی هريرة مرفوعا راس الكفر نحو المشرق وفی رواية قبل المشرق الحديث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اخرجه مسلم وغیره فان المراد بالمشرق فی هذا الحدیث علی ما صرح به غیر واحد من الشراح هو العراق وما قاربه من المدن وهذا ایضا یؤید ما قاله الشوکانی **قلت** ومما یؤید ذلک ایضا تبویب الامام البخاری فی صحیحه علی حدیث ابی ایوب المشهور بلفظ باب قبلة اهل المدینة واهل الشام والمشرق لیس فی المشرق والمغرب قبلة فان المراد بالمشرق فی قول البخاری اهل الشام والمشرق لیس مشرق العالم کله او مشرق الارض کلها فان قبلة من فی المشرق الی اقصی الارض المعمورة هی فی المغرب فلو حمل لفظ المشرق المذکور علی العموم لم یصح قول البخاری لیس فی المشرق والمغرب قبلة وللزم ان لا تصح صلاة اهل الهند ومن فی سمتهم فانهم فی المشرق وهم یصلون الی المغرب مع انه لیس لاهل المشرق (ای مشرق الارض کلها علی ما قال ابن بطال) قبلة فی المغرب وهذا کما تری فالمراد بهم عندی من هم فی الشرق الشمالی من المدینة فی داخل جزیرة العرب مثل العراق ونجد وغیرهما او فی خارجها لکن ممن یجاور عراق العرب لا من بعد منهم دون مشرق العالم او مشرق الارض کلها علی ما وهم ابن بطال فقبلة اهل المشرق ای العراق وما جاوره من البلاد لیس فی المغرب بل ما بین المغرب (ای مغرب الصیف) والمشرق (ای مشرق الصیف) فیجوز لهم استعمال حدیث شرقوا او غربوا فانهم اذا غربوا لم یستقبلوا القبلة واما من بعد من جزیرة العرب مثل اهل الهند ومن فی سمتهم من اهل المشرق الی اقصی الارض فلا یجوز لهم استعمال هذا الحدیث لانهم اذا غربوا استقبلوا القبلة فتامل بالتامل الصادق۔

قال المظهر فی شرح قول ابن المبارک المذکور المراد باهل المشرق اهل الکوفة وبغداد وخوزستان وفارس والعراق وخراسان وما یتعلق بهذه البلاد کذا فی المرقاة **قلت** لا شک عندی ان ابن المبارک وابن عمر لم یریدا فی قولهما باهل المشرق جمیع من فی مشرق الارض کلها بل ارادا بهم الذین هم فی الشرق الشمالی من المدینة اعنی بهم اهل العراق وفارس و خراسان وهرات وسمرقند وبخاری وبلخ ومرو وغیرهم ممن جاورهم ومن المعلوم الذی لا یشک فیه احد ممن له الخبرة ان قبلتهم ما بین مغرب الصیف ومشرق الشتاء لان بلادهم سیما سمرقند وبخاری وبلخ ومرو واقعة فی مشرق الصیف والشرق الشمالی من المدینة کما یظهر لک من الخریطة التی اخذناها من "نقشۂ ایشیا" لصاحبها ای ٹائیڈ مین صاحب ایف آر جی، ایس، ومن "نقشۂ مقامات مقدسہ وعالم اسلام" للشیخ عبد الرحمن بن ابراهیم (کورلا - بمبائی) فتامل فی هذه الخریطة التی اخذناها حق التامل۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وقال المظهر فی شرح قول ابن المبارک وابن عمر من جعل من اهل المشرق اول المغارب وهو مغرب الصيف عن يمينه واٰخر المشارق وهو مشرق الشتاء عن يساره كان مستقبلا للقبلة انتهى وقد تقدم كلامه فی تعيين المراد باهل المشرق فلو حمل المشرق والمغرب فی قولهما على العموم ولم يخص باٰخر المشارق ای مشرق الشتاء واٰخر المغارب ای مغرب الصيف واريد باهل المشرق جميع من فی الشرق الى اقصى الارض المعمورة ولم يقيد بالبلاد المخصوصة التی قيدنا بها لا يكون لقولهما معنى صحيح بل لا يستقيم ابدا فتامل۔

واما معنى قول ابن المبارک المروزی انه اختار التياسر ای الانحراف الى اليسار لاهل مرو فيتضح لك كل الاتضاح وينكشف عنه الغطاء حق الانكشاف اذا تاملت فی الخريطة فان قبلة اهل سمرقند وبخاری وبلخ ما بين مغرب الصيف ومشرق الشتاء فی وسطه واما اهل مرو الذين هم فی غرب بلخ وبخاری وسمرقند فقبلتهم ليست فی وسط ما بين مغرب الصيف و مشرق الشتاء بل هی الى الطرف الشرقی اميل فينبغی لهم ان ينحرفوا الى اليسار يسيرا كما ان اهل الهند ومن هم فی سمتهم قبلتهم فی المغرب ما بين الشمال والجنوب لكن ليست فی وسط بل الى الطرف الجنوبی اميل ولذلك ينحرفون الى جانب اليسار قليلا هكذا اهل مرو قبلتهم ما بين اٰخر المشارق واٰخر المغارب لكنها الى الطرف الشرقی اميل فينبغی لهم التياسر ای الانحراف الى جانب اليسار قليلا اعنی به الميل الى اليسار بحسب المدينة ميلا يسيرا۔

هذا ما تيسر لی وامكننی فی توضيح كلام ابن المبارکؒ وابن عمر رضی الله عنهما والله اعلم بمراد كلامهما ولم اسمع من الشيخ رحمه الله تعالى حرفا ولا حرفين فيما يتعلق بهذا المقام الذی استصعب عليكم غير ما رأيت فی الشرح وكلنا فيه سواء ولم يتيسر لی المراجعة معه فی هذا الموضع۔ واری ان الشيخ قد ادى حق شرح كلام ابن المبارک الاول ای ما بين المشرق والمغرب قبلة هذا لاهل المشرق " فقد ذكر فی شرحه لكلامه هذا اقوال العلامة الشوكانی والطيبی والمظهر۔ واری ان من تامل فی اقوال هؤلاء الفحول من الشراح حق التامل لا يبقى له شبهة واشكال واما قول الترمذی ان عبدالله بن المبارک اختار التياسر لاهل مرو فلا شك ان الشيخ لم يفسره ولم يوضحه ولم يظهر لی وجه ذلك ولعله كان ظاهرا عنده غير محتاج الى الايضاح والشرح وان استصعب على غيره هذا هو الظن به۔ وكيف ما كان الامر فهو ليس مما يؤخذ به فقد فعل مثل ذلك كثير من فحول شراح الحديث مثل حافظ الدنيا شيخ الاسلام ابن حجر والبدر العينی والكرمانی فی شروحهم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لصحیح البخاری والنووی فی شرح صحیح مسلم وابن العربی فی شرح صحیح مسلم وابن العربی فی شرح جامع الترمذی وغیرهم فی مواضع غیر قلیلة من هذه الکتب فان هولاء الذین تکفلوا الشرح الکتب المذکورة وایضاحها وحل مشکلاتها قد ترکوا عدة مواضع مستصعبة ومقامات مشکلة لا تخفی علی امثالکم۔

ثم انی انا اسف کل الاسف علی انی لم افهم مرادکم بما حررتم السوال عن کلام ابن المبارک حق الفهم مع انی کررت النظر فیه لادراک مغزی کلامکم وقد میزت بالخط عبارات سوالکم التی لم احصل علی شی من مغزاها مع امعان النظر فیها وصورة الخریطة هکذا۔

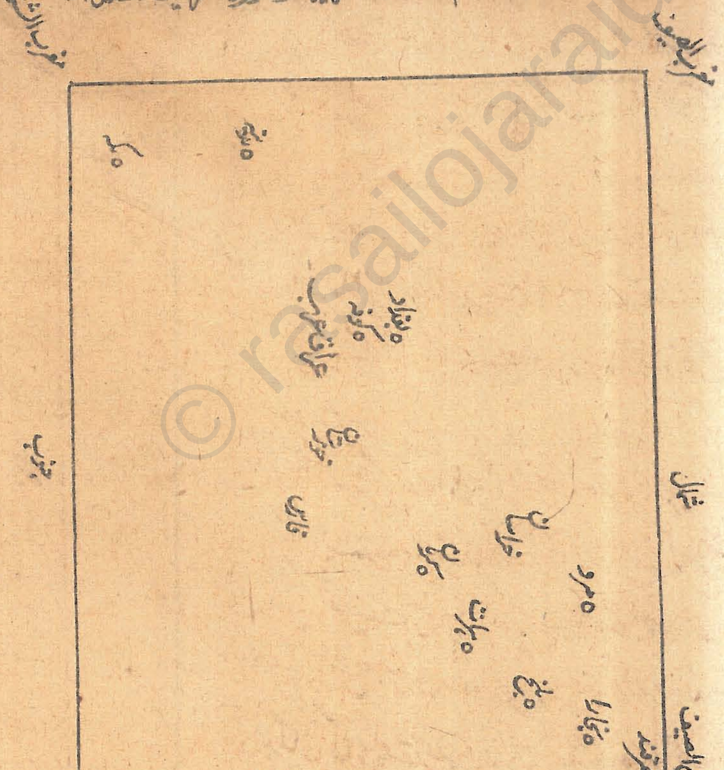

(بقیہ از صفحہ ۹) اس طرح کل صوبہ میں ۲۲ ہزار اسکولوں کی ضرورت پڑیگی یعنی ہر سال ۲۲۰۰ نئے اسکول کھولے جائیں گے۔ ان اسکولوں کی نگرانی خود حکومت کریگی اور اسکول کھولنے کے سلسلہ میں جو ابتدائی اخراجات ہوں گے وہ خود انہیں برداشت کریگی۔ حکومت ہر ایسے اسکول کی تعمیر کے لئے ایک ہزار روپیہ فی اسکول دے رہی ہے اس طرح حکومت کو ہر سال صرف اسکول کی عمارتوں پر ۲۲ لاکھ روپے خرچ کرنا پڑیں گے۔

(تنویر)

© rasailojaraid.com